تحکیم اور پختون جرگہ کا بہ اعتبار مفاہیم واصول ایک تقابلی جائزہ

مولانا جاوید خان

تحکیم کا لغوی و اصطلاحی معنی

مشہور عربی ڈکشنری ''القاموس المحیط،،١ میں تحکیم کا معنی لکھا گیا ہے **حکمه فی الامر تحکیما: امره ان یحکم فاحتکم** ٢ یعنی کسی کو کسی معاملے میں فیصلہ کن بنانا کہ کسی کو فیصلہ کرنے کا کہہ دے اور وہ فیصلہ کرے۔

جب کہ ''مختار الصحاح،، ٣ نے تحکیم کا لغوی معنی لکھا ہے: **حکمه فی ماله تحکیما اذا جعل الیه الحکم فیه** ٤ یعنی جب کسی کو اپنے مال میں فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے۔

امام حصکفی ٥ کے بقول تحکیم کا اصطلاحی معنی **تولیة الخصمین حاکمایحکم بینهما** ٦ یعنی فریقین کا باہمی نزاع ختم کرنے کی غرض سے کسی کو ثالث بنانا کہ وہ ان کے مابین فیصلہ کرلے، ایسے فیصلہ کرنے والے یا ثالث کو ''حکم یا محکم،، کہتے ہیں، جن فریقین کے مابین فیصلہ کیا جاتا ہے ان کو ''محکم،، کہا جاتا ہے اور جس چیز پر فیصلہ ہوجائے اس کو ''محکوم بہ،، کہتے ہیں۔ ٧

تحکیم کے ساتھ دو ملتی جلتی اصطلاحات اور استعمال ہوتی ہیں جو درج ذیل ہیں:

١۔ قضاء

جس کا لغوی معنی ہے فیصلہ کرنا، ختم کرنا **القضاء الحکم واصله القطع والفصل** ٨ جب کہ اصطلاح میں قضاء کا مطلب ہے: ''**هو منصب الفصل بین الناس فی الخصومات** ٩ یعنی لڑائی جھگڑوں کی صورت میں لوگوں کے مابین فیصلے کرنے کا عہدہ قضاء کہلاتا ہے۔

قضاء اور تحکیم میں فرق:

قضاء اور تحکیم میں فقہاء کرام نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ قاضی (جج) کو ولایت عامہ حاصل ہوتی ہے کہ

وہ ہر کسی کے متعلق فیصلہ کرسکتا ہے۔حکم کو یہ قوت وولایت حاصل نہیں ہوتی،اس طرح قضاء(جج کا فیصلہ)حدود،قصاص الغرض جملہ امورشرعیہ میں جاری ہوسکتا ہے جب کہ حکم کا فیصلہ صرف حقوق العباد میں جاری ہوسکتا ہے۔گویا حکم کے اختیارات محدوداور قاضی کے اختیارات عمومی ہوتے ہیں۔

چنانچہ تحکیم اور قضا میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے:

الفرق بینه و بین القضاء: ان القضاء من الولات العامة، و التحکیم تولیه خاصة من الخصمین ،فهو فرع من فروع القضاء لکنه ادنی درجة منه۱۰؎

ترجمہ:تحکیم اور قضاء میں فرق یہ ہے کہ قضاء ولایت عامہ میں سے ہے اور تحکیم فریقین کی طرف سے خصوصی سپردگی ہوتی ہے چنانچہ یہ قضاء کی ایک فرع ہے البتہ درجہ میں قضاء سے کم تر ہے۔

۲۔صلح:

معاصر فقہی انسائیکلو پیڈیا ''الموسوعۃ الفقہیہ کویت،، میں صلح کی وضاحت ذیل کے الفاظ میں کی گئی ہے:

الصلح فی اللغة: اسم بمعنی المصالحه و التصالح، خلاف المخاصمه و التخاصم و فی الاصطلاح: معاقدة یرتفع بها النزاع بین الخصوم، و یتوصل بها الی الموافقة بین المختلفین و المصالح: هو المباشر لعقد الصلح و المصالح عنه: هو الشئی المتنازع فیه اذا قطع النزاع فیه بالصلح و المصالح علیه، او المصالح به: هو بدل الصلح۱۱؎

ترجمہ:لغت میں صلح کا اطلاق لڑائی جھگڑوں کے متضاد،مصالحت اور کسی چیز کے فساد کو زائل کرنے پر ہوتا ہے اور اصطلاح میں فریقین کے مابین نزاع اور عداوت کو ختم کر کے ان کے مابین موافقت پیدا کرنے کو کہتے ہیں صلح کرنے والے کو''مصالح،،جس چیز پر تنازعہ ہے اسے''مصالح عنہ،،اور بدلے میں جو چیز لی جارہی ہو اسے،،بدل صلح،، کہتے ہیں۔

صلح اور تحکیم میں فرق:

صلح اور تحکیم میں فرق یہ ہے کہ تحکیم میں فریقین میں سے کوئی اپنا حق نہیں چھوڑتا جب کہ صلح میں دونوں یا ایک فریق اپنا حق چھوڑ دیتا ہے۔اس طرح تحکیم،قاضی کی طرح ایک فیصلہ پر منتج ہوتا ہے جب کہ صلح میں متنازعہ فریقین کی رضامندی سے کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے۔تحکیم میں فیصلہ کرنے کا اختیار قاضی یا دونوں فریق مل کر کسی ثالث کو دیتے ہیں جب کہ صلح میں تبرعا بھی کوئی شخص فریقین میں

صلح کرا سکتا ہے۔ چنانچہ صلح اور تحکیم میں ذیل کے دو فرق بیان کیے گئے ہیں:

ویختلف التحکیم عن الصلح من وجھین:احدھما:ان التحکیم ینتج عنه حکم قضائی ،بخلاف الصلح فانه ینتج عنه عقدیتراضی علیه الطرفان المتنازعان،وفرق بین الحکم القضائی والعقدالرضائی والثانی:ان الصلح یتنزل فیه احدالطرفین اوکلاھماعن حق،بخلاف التحکیم فلیس فیه نزول عن حق فالاصلاح والتحکیم یفض بهماالنزاع،غیران الحکم لابدفیه من تولیةمن القاضی اوالخصمین ،والاصلاح یکون الاختیار فیه من الطرفین اومن متبرع به۔ ۱۲؎

ترجمہ: تحکیم اور صلح میں دو طرح کا فرق ہے:

۱: تحکیم قاضی کی طرح ایک فیصلہ پر منتج ہوتا ہے جب کہ صلح میں متنازعہ فریقین کی رضامندی سے کوئی فیصلہ کیا جاتا ہے اور قاضی کے فیصلہ و رضامندی کے فیصلہ میں فرق ہوتا ہے۔

۲: صلح میں دونوں یا ایک فریق اپنا حق چھوڑ دیتا ہے بخلاف تحکیم کے کہ اس میں فریقین میں سے کوئی اپنا حق نہیں چھوڑتا لہٰذا صلح اور تحکیم دونوں سے جھگڑا ختم ہوجاتا ہے لیکن تحکیم میں فیصلہ کرنے کا اختیار قاضی یا دونوں فریق مل کر کسی ثالث کو دیتے ہیں جب کہ صلح میں تبرعاً کوئی بھی شخص فریقین میں صلح کرا سکتا ہے۔

پختون جرگہ کا تعارف:

کسی قانون کا سہارا لئے بغیر با اثر لوگوں کا فریقین کے معاملات اور جھگڑوں کو باہمی گفت وشنید کے ذریعے حل کرنے کو ''جرگہ،، کہتے ہیں۔ ۱۳؎

معاصر محققین ''جرگہ،، کی تعریف کے متعلق لکھتے ہیں:

''جرگہ ایسے اکابرین اور جاننے والوں کے گروہ کو کہتے جو فیصلہ کرنے کا علم اور قوت رکھتے ہوں اور ان کو فریقین کی جانب سے بااختیار بنا دیا گیا ہو، گویا یہ حضرات قوموں کے فیصلے کرتے ہیں اور کسی معاملے کو حل کرنے کے لئے مخصوص وقت میں اکھٹے ہوتے ہیں۔ ۱۴؎

تحکیم اور جرگہ کا تقابل بہ اعتبار مفاہیم:

ذیل میں مذہبی انسٹی ٹیوشن تحکیم اور جرگہ کے مفاہیم کا تقابلی جائزہ پیش کیا جارہا ہے اس کے لئے یہ

طریقہ کار اپنایا گیا ہے کہ ہر دو (تحکیم و جرگہ) کے مفاہیم دیئے گئے ہیں اور شق واران کا باہمی تقابل پیش کرتے ہوئے ما بہ الاشتراک و ما بہ الافتراق امور کی نشاندھی کی گئی ہے۔

تحکیم: فریقین کا ایک شخص یا جماعت کو ثالث بنانا تا کہ وہ ان کے مابین فیصلہ کرے۔ ۱۵

جرگہ: بااثر افراد کا فریقین کے معاملات اور جھگڑوں کو باہمی گفت وشنید کے ذریعے حل کرنا۔ ۱۶

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں متنازعہ فریقین کے درمیان مسئلہ حل کر کے اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

....

تحکیم: تحکیم میں فریقین حکم یعنی ثالث کو نامزد کر کے اسے فیصلہ کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ ۱۷

جرگہ: فریقین اراکین جرگہ (جرگہ ماروں) کو منتخب کر کے انھیں فیصلہ کا اختیار دیتے ہیں۔ ۱۸

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں فریقین ثالثین کا انتخاب کر کے انہیں فیصلہ کا اختیار دیتے ہیں۔

....

تحکیم: تحکیم میں ثالثوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ ۱۹

جرگہ: اراکین جرگہ کی تعداد عموماً ایک سے زیادہ ہوتی ہے۔ ۲۰

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں ثالثین کی تعداد ایک سے زیادہ ہو سکتی ہے البتہ عام طور پر اراکین جرگہ کی تعداد دو یا دو سے زیادہ ہوتی ہے جبکہ تحکیم میں ایک شخص بھی حکم بن سکتا ہے۔

....

تحکیم: تحکیم میں کسی فیصلہ پر تمام ثالثین کا متفق ہونا ضروری ہے، اگر تمام ثالثین کسی ایک فیصلہ پر متفق نہ ہوں تو ایسا فیصلہ درست نہ ہوگا۔ ۲۱

جرگہ: جرگہ کے اراکین بھی متفقہ طور پر فیصلہ کرتے ہیں اگر اراکین جرگہ میں سے کسی کا مجوزہ فیصلہ کے ساتھ اختلاف ہو تو ایسا جرگہ کوئی فیصلہ دیئے بغیر ختم ہو جاتا ہے۔ ۲۲

نتیجہ: جرگہ اور تحکیم دونوں میں اراکین کا کسی فیصلہ پر متفق ہونا ضروری ہوتا ہے۔

....

تحکیم: تحکیم میں حکموں (ثالثین) کا انتخاب فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے۔ ۲۳

جرگہ: اراکین جرگہ (جرگہ ماروں) کا انتخاب فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے البتہ بعض اوقات اراکین جرگہ از خود فیصلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ۲۴

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں ثالثین کا انتخاب فریقین کی رضامندی سے ہوتا ہے۔

مابہ الامتیاز امور کی نشاندہی:

تحکیم اور جرگہ کے مفاہیم میں عمومی فرق یہ ہے کہ تحکیم میں ایک شخص بھی حکم بن سکتا ہے جب کہ اراکین جرگہ کی تعداد عموماً ایک سے زیادہ ہوتی ہے۔اس طرح تحکیم میں ثالثین کا انتخاب فریقین کی توثیق کے بعد ہوتا ہے جبکہ جرگہ میں بسااوقات اراکین جرگہ تنازعہ کی شدت کو مدنظر رکھتے ہوئے ازخود فیصلہ کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

تقابل بہ اعتبار اصول،ضوابط وشرائط

ذیل میں مذہبی انسٹی ٹیوشن ،شعبہ تحکیم اور جرگہ کے اصول ،ضوابط اور شرائط کا تقابلی جائزہ پیش کیا جارہا ہے اس کے لئے یہ طریقہ کار اپنایا گیا ہے کہ ہردو(تحکیم و جرگہ) کے اصول ،ضوابط وشرائط دیئے گئے ہیں اور شق واران کا باہمی تقابل پیش کرتے ہیں مابہ الاشتراک ومابہ الافتراق امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔

تحکیم :تنازعہ کے فریقین ثالثین کو مسئلہ حل کرنے کی اجازت دیتی ہے ان کی اجازت اور رضامندی کے بغیر ثالثین پران کا فیصلہ شرعی طور پر لازم نہیں ہوتا یہ تفصیل علامہ کاسانیؒ نے فضولی کی صلح کے بارے میں لکھی ہے:واماالفضولی فان نفذ صلحه فالبدل علیه ولایرجع به علی المدعی علیه:لانه متبرع،وان وقف صلحه فان رده المدعی علیه بطل ،ولاشیء علی واحدمنهماوان اجازه جاز،والبدل علیه دون الفضولی،یعنی فضولی کی صلح اگرنافذ ہوتو بدل دینا بھی اسی کے ذمے ہے اور وہ مدعی علیہ پر رجوع نہیں کرے گا اس لئے کہ وہ احسان کرنے والا ہے اوراگر اس کی صلح موقوف ہو تب دیکھا جائے گا اگر مدعی علیہ رد کردے تو صلح باطل ہوگی اور کسی پر کچھ واجب نہیں اور اگر جائز کردے تو صحیح ہوگا اور بدل مدعی علیہ پر لازم ہوگا نہ کہ فضولی پر۔۲۵؎

جرگہ :اراکین جرگہ کا انتخاب تنازعہ کے فریقین کرتے ہیں ان کی اجازت نہ ہونے کی صورت میں جرگہ ان کے مابین فیصلہ نہیں کرتا۔۲۶؎

نتیجہ :تحکیم اور جرگہ دونوں میں فیصلہ کنندگان کی نامزدگی فریقین کی اجازت اور اختیار سے ہی ہوتی ہے۔

تحکیم :شرعی طور پر حکم یعنی ثالث کے لئے ضروری ہے کہ وہ فیصلہ کرنے کی اہلیت اورقوت رکھتا ہو۔ ۲۷۔

جرگہ: فریقین کی نظر میں اراکین جرگہ اہل الرائے اور صاحب بصیرت ہوتے ہیں۔ ۲۸۔

نتیجہ: عمومی طور پر اراکین جرگہ وتحکیم ایسے صاحب نظر ہوتے ہیں جن میں فیصلہ کرنے کی اہلیت موجود ہوتی ہے۔

....

تحکیم: مسئلے کو حل کرنے کے لئے ثالثین کی نیت کا خالص ہونا ضروری ہے۔ ۲۹۔

جرگہ: اراکین جرگہ بھی عموماً خلوص نیت کے ساتھ فریقین کے مابین صلح کی کوشش کرتے ہیں۔

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں اراکین خدمت خلق، جس میں عبادت کا مفہوم شامل ہے، کی نیت سے کام کرتے ہیں اس لئے ان کی نیتوں کا خالص ہونا ضروری ہے۔

....

تحکیم: تحکیم میں حکم (ثالثین) کے لئے سفید ریش ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ کم عمر کے نوجوان بھی حکم بن سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع موجود نہ ہو۔ ۳۰۔

جرگہ: عموماً اراکین جرگہ معززین معاشرہ ہوتے ہیں جن کو پختون معاشرے میں ''مشران،، (اکابرین) اور ''سپین گیری،، (سفید ریش) کہتے ہیں۔ ۳۱۔

نتیجہ: حکم کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں جب کہ اراکین جرگہ عموماً بڑے عمر کے حضرات ہوتے ہیں اور یہ عملی صورت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کم عمر نوجوانوں کے جرگے کو لوگ زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔

....

تحکیم: حکم کے لئے عاقل، بالغ، بینا اور صاحب النطق ہونا ضروری ہے۔ ۳۲۔

جرگہ: اراکین جرگہ میں عقل، بلوغت، قوت بینائی اور قوت گویایی کا ہونا ضروری ہے۔ ۳۳۔

نتیجہ: حکم اور رکن جرگہ کے لیے مذکورہ خصوصیات میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ ان تمام اور بطور خاص دو خصوصیات (بولنا اور دیکھنا) اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ان کا تعلق براہ راست مسئلے کے حل کے ساتھ ہے۔

....

تحکیم: حکم، فریقین میں سے کسی کا ایسا رشتہ دار نہیں ہوسکتا جس کے حق میں اس کی گواہی قبول نہ ہوتی ہو مثلاً باپ، بیٹا، زوجین وغیرہ۔ ۳۴۔

جرگہ:اراکین جرگہ عموماً فریقین کے صلبی رشتہ دار(مثلاً باپ، بیٹا وغیرہ)نہیں ہوتے بلکہ یہ لوگ غیر جانب دار ہوتے ہیں۔

نتیجہ:حکم اور رکن جرگہ میں یہ صفت مشترک ہے کہ وہ فریقین کے صلبی رشتہ دار نہیں ہوا کرتے بلکہ عموماً انصاف پسند ثالثین ہوتے ہیں۔

....

تحکیم:حکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ با اعتماد ہو، محدود فی القذف (کسی پر تہمت لگانے سے سزا یافتہ)نہ ہو۔۳۵

جرگہ:اراکین جرگہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ باعزت اور بے داغ کردار کے مالک ہوں، کسی عدالت سے سزا یافتہ نہ ہوں۔۳۶

نتیجہ:حکم اور رکن جرگہ دونوں کے لیے باعزت اور با اعتماد ہونا ضروری ہے۔

....

تحکیم:شریعت نے تحکیم میں خواتین کی نمائندگی کو جائز رکھا ہے۔۳۷

جرگہ:عمومی جرگوں میں خواتین کو نمائندگی کا موقع نہیں دیا جاتا ہے۔۳۸

نتیجہ:تحکیم اور جرگہ میں یہ فرق ہے کہ شرعاً خواتین کی تحکیم جائز ہے اور پختون روایات کے مطابق خواتین کو جرگوں میں شامل نہیں کیا جاتا۔

....

تحکیم:حکم یعنی ثالث کی ذمہ داری ہے کہ فریقین کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے کسی ایک طرف جھکاؤ سے بچتا رہے تاکہ فریق ثانی کو کسی قسم کی بدگمانی نہ ہو۔۳۹

جرگہ:اراکین جرگہ کے لیے بھی ضروری سمجھا جاتا ہے کہ متنازعہ فریقین کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کریں تاکہ عدل وانصاف کا دامن چھوٹ نہ جائے۔

نتیجہ:تحکیم اور جرگہ دونوں میں فریقین کے ساتھ یکساں سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

....

تحکیم:حکم کے لیے شرعاً ضروری ہے کہ وہ کسی ایک فریق کو مشورے نہ دے، نہ ہی تیزی دکھائے، نہ دوران تحکیم اپنی آواز کو ضرورت سے زیادہ بلند کرے اور نہ فریقین کے ساتھ ترش روئی سے پیش آئے۔۴۰

جرگہ: اراکین جرگہ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ کسی ایک فریق کو دلائل نہ سمجھائیں، نہ بیانات سنتے وقت کسی ایک فریق کی تائید یا تردید کریں بلکہ خندہ پیشانی اور سنجیدگی کے ساتھ فریقین کے بیانات کو سن لیں۔

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں ضروری ہے کہ فریقین کے ساتھ خوش اخلاقی اور سنجیدگی کا مظاہرہ ہو اور اظہار مافی الضمیر میں کسی بھی فریق کی معاونت نہ ہو۔

....

تحکیم: شرعی طور پر تحکیم میں فریقین سے بطور ضمان کوئی بھی چیز رکھنے کا تذکرہ نہیں ہوا ہے۔

جرگہ: جرگہ میں اراکین جرگہ فریقین سے فیصلہ کرنے کا اختیار لینے کے ساتھ ساتھ ضمانت بھی لیتے ہیں تاکہ فریقین فیصلہ سے روگردانی نہ کرسکیں۔۴۱

نتیجہ: جرگہ میں فریقین سے ضمان رکھا جاتا ہے جب کہ تحکیم میں ضمان نہیں رکھا جاتا۔

....

تحکیم: حکم کے لیے رشوت لے کر فیصلے کرنے کو بدترین گناہ بلکہ کفر کہا گیا ہے۔۴۲

جرگہ: اراکین جرگہ کے لیے رشوت لینا ایک ناقابل معافی جرم ہے ایسے لوگوں کو گھٹیا نظر سے دیکھا جاتا ہے اور معاشرے میں دل سے کوئی اس کی عزت نہیں کرتا۔

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں رشوت لینا ناجائز سمجھا جاتا ہے۔

....

تحکیم: فریقین نے فیصلہ کرنے کے لیے حکموں کا انتخاب کیا ہوتا ہے اس لیے ان پر ان ثالثوں کا فیصلہ ماننا شرعاً لازمی ہوتا ہے۔۴۳

جرگہ: اختیار دینے کے بعد فریقین پر جرگہ کا فیصلہ ماننا لازمی ہوجاتا ہے اور انکار و روگردانی کی صورت میں ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں گر جاتا ہے۔۴۴

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں صورتوں میں فریقین پر فیصلہ ماننا لازم ہوتا ہے۔

....

تحکیم: حکم کے لئے جائز ہے کہ وہ گواہوں کی نبیاد پر فیصلہ کرے، اگر گواہ نہ ہوتو قسم کی بنیاد پر بھی فیصلہ دے سکتا ہے اس طرح ایک فریق کے دعوی کے جواب میں فریق مخالف کے محض اقرار دعوی کی

بنیاد پر بھی فیصلہ دے سکتا ہے۔۴۵

جرگہ: جرگہ میں دعوی سے منکر شخص کو قسم دی جاتی ہے ،اراکین جرگہ ایسے منکر کو قسم دینے سے پہلے سوچنے اور مشورے کے لیے کچھ مہلت دیتے ہیں یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب مدعی کے پاس گواہان نہ ہوں یا گواہان ہوں لیکن دوسرا فریق ان پر جھوٹا ہونے کا الزام لگا تا ہو۔

نتیجہ: تحکیم اور جرگہ دونوں میں اقرار، گواہوں اور قسم کی بنیاد پر فیصلے ہوتے ہیں۔۴۶

....

مابہ الامتیاز امور کی نشاندہی:

تحکیم اور جرگہ میں درج ذیل مابہ الامتیاز امور ہیں:

۱: تحکیم میں نوجوان عمر کے لوگ بھی حکم بن سکتے ہیں جب کہ اراکین جرگہ عموما بڑے عمر کے حضرات ہوتے ہیں۔

۲: خواتین کی تحکیم شرعا جائز ہے اور پختون روایات کے مطابق خواتین کے لئے جرگوں میں شامل ہونا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔

۳: جرگہ میں فریقین سے ضمان رکھا جاتا ہے جب کہ تحکیم میں ضمان رکھنے کا کوئی تصور نہیں۔

....

نتائج بحث:

ذکر کردہ تقابل سے درج ذیل نتائج سامنے آ رہے ہیں:

۱: پختون ''جرگہ،، مذہبی اصطلاح ،،تحکیم،، کی ایک عملی تطبیقی شکل ہے۔

۲: پختون ''جرگہ'' اور مذہبی اصطلاح ،،تحکیم،، دونوں کے مفاہیم میں دو مابہ الافتراق امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۳: پختون ''جرگہ،، اور مذہبی اصطلاح ،،تحکیم دونوں کے مفاہیم میں دو باتوں کے علاوہ توافق پایا جارہا ہے۔

۴: پختون ،،جرگہ'' اور مذہبی اصطلاح ،،تحکیم،، دونوں کے اصول میں تین مابہ الامتیاز امور کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۵: پختون،،جرگہ''اور مذہبی اصطلاح،،تحکیم،،دونوں کے اصول میں تین باتوں کے علاوہ توافق پایا جارہا ہے۔

تجاویز:

۱۔مذہبی اصطلاح''تحکیم،،کو پختون معاشرے اگر چہ عملی جامہ پہنایا جاتا ہے لیکن اس کے اصول اور مفہوم سے ناواقفیت بھی پائی جارہی ہے۔

اس لئے مختلف ذرائع تعلیم کے ذریعے تحکیم کو معاشرے میں متعارف کرایا جائے۔

۲۔پختون جرگہ کی تہذیب کر کے اس میں تحکیم کے اصول وضوابط جاری کرنے چاہئے۔

۳۔علماء کرام اور معاشرے کے تعلیم یافتہ طبقے کو میدان میں اتر کرستے اور فوری ذریعہ انصاف یعنی جرگہ کو موثر انداز میں پیش کرنا چاہیے۔

۴۔مابہ الامتیاز امور کو ختم کر کے اپنی پختونولی کو دین کے تابع کردینی چاہیے اور بعض خانگی مسائل کے حل میں خواتین کو بھی نمائندگی دے دینی چاہیے۔

۵۔جرگہ میں رکھی جانے والی ضمان میں شرعی احکامات کا خصوصی خیال رکھنا چاہیے۔

....

حواشی وحوالہ جات

۱۔القاموس المحیط :مجدالدین ابوطاہر محمد بن یعقوب فیروآبادی (م:۸۱۷ھ) کی مرتب کردہ عربی لغت ہے،مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت،لبنان سے آٹھویں مرتبہ ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی۔

۲۔القاموس المحیط:مجدالدین ابوطاہر محمد بن یعقوب فیروآبادی ،ج۱،طبع ہشتم،۲۰۰۵ء،مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت،لبنان ص۱۰۹۵

۳۔مختار الصحاح زین الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الحنفی الرازی (المتوفی :۶۶۶ھ) کی مرتب کردہ عربی لغت ہے۔المکتبۃ العصریۃ الدارالنموذجیہ،بیروت سے اس کی اشاعت ۱۹۹۹ء میں پانچویں بار مکمل ہوئی

۴۔مختار الصحاح :زین الدین ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر الحنفی الرازی ج۱،طبع پنجم،۱۹۹۹ء ، المکتبۃ العصریہ الدارالنموذجیہ،بیروت،ص۷۸

۵۔علامہ حصکفی رحمہ اللہ کا اپنا نام محمد بن علی بن محمد بن علی ہے،علاء الدین ان کا لقب ہے الحصنی ،الاثری

★اعتن بنظافۃ ثوبک،وحسن رائحتک،وترتیب مظہرک،مع السواک والطیب۔★

اورالحصکفی سے مشہور ہیں،فقہ حنفی کے بہت بڑے عالم ہیں،ان کی مشہور تصانیف میں الدرالمختار،شرح الملتقی ،شرح المنار،شرح القطر،صحیح بخاری پرتعلیقات،اورتفسیر بیضاوی پرتحقیقات وغیرہ مشہور ہیں۔ ۱۰شوال ۱۰۸۸ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔(ردالمحتار علی الدرالمختار:ابن عابدین،محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی،طبع دوم،۱۹۹۲ء،ج۱،دارالفکر بیروت،ص۱۵)

۶۔الدرالمختار شرح تنویرالابصار:علاء الدین حصکفی،ج۵،طبع دوم،۱۹۹۲ء،دارالفکر،بیروت،ص ۴۲۸

۷۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ:لجنۃ مکونۃ من عدۃ علماء وفقہاء فی الخلافۃ العثمانیہ ج۱،طبع وسن ندارد،نورمحمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ،کراچی،ص ۳۶۵

۸۔لسان العرب :محمد بن مکرم بن علی ،ابوالفضل،جمال الدین ابن منظورالانصاری الرویفعی الافریقی طبع سوم،ج۱۵،سن ۱۴۱۴ھ،دارصادر،بیروت،ص۱۸۶

۹۔الفقہ الاسلامی القضاء والحسبۃ:علی عبدالقادر،ج۱،طبع اول۱۹۸۶ء،المؤسسۃ العربیۃ للدراسات والنشر ، ص ۵۷

۱۰۔الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ ج۳۳،طبع دوم سن ۱۴۲۷ھ ،وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ،الکویت ،ص ۲۸۳

۱۱۔ایضاج ۲۷،ص ۳۲۳......

۱۲۔ایضا'ج ۲۷'ص ۳۲۴

۱۳۔جرگہ تاریخ کے آئینے میں:محمد دلم فیض داد'مترجم موسی خان'مطبع وسن ندارد'ادارہ استحکام پاکستان لاہور'ص ۱۶

۱۴۔جرگہ:شاہ سوارخان ممہ خیل مروت'طبع اول'مارچ ۲۰۰۸ء'دانش پرنٹنگ پریس پشاور'ص۱۸'یہ تعریف اورینٹل اسٹڈیز کے رسالہ پیوٹاج'جلد ۲۰'سن ۲۰۱۳ء'مضمون' جرگہ کی مذہبی بنیادیں اورپختون معاشرے میں اس کی پذیرائی کے اسباب''ص ۱ تا ۱۴ میں بھی اسی حوالے سے کی گئی ہے۔۔۔۔۔

۱۵۔الدرالمختار میں علامہ حصکفیؒ نے تحکیم کی تعریف کرتے ہوئے لکھاہے:التحکیم تولیۃ الخصمین حاکما یحکم بینھما (الدرالمختار ج۵'ص ۴۲۸)یعنی فریقین کا فیصلے کے لئے کسی کو ثالث بنانا۔

۱۶۔جرگہ تاریخ کے آئینے میں:ص ۱۶۔۔۔۔۔

۱۷۔المرجع السابق

۱۸۔آدم خیل آفریدی کے آئینے میں :محمد عظیم آفریدی'طبع اول'ستمبر ۱۹۹۹ء'حمیدیہ پرنٹنگ پریس پشاور'ص ۱۳۸

۱۹۔حضرت حسن ومعاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان حضرت عبدالرحمن بن سمرہ اورعبداللہ بن عامر بن کریز نے مصالحتی عمل کیا تھا(الصحیح البخاریؒ:محمد بن اسماعیل بخاری،طبع اول،۱۴۲۲ھ وارطوق النجاۃ،دمشق،ج ۳،ص۱۸۶)

۲۰۔جرگہ:ص ۱۸

۲۱۔اصول فقہ کی مشہورکتاب شرح مجلۃ الاحکام میں لکھا گیا ہے:**اذا تعددالمحکمون یلزم اتفاق راءی کلھم ولیس لواحدمنھم ان یحکم وحدہ**(شرح مجلۃ الاحکام:سلیم رستم بازاللبنانی ،مادہ ۱۸۴۴،ص ۱۱۹۶)یعنی اگرثالثوں کی تعدادزیادہ ہوتوان سب کاایک رائے پرمتفق ہوناضروری ہے اوران میں سے کسی کے لئے اکیلے فیصلہ کرنادرست نہیں۔

۲۲۔پختون رابطہ:خصوصی اشاعت ۲۰۱۲،ص ۱۰

۲۳۔مجلۃ الاحکام العدلیہ میں تحکیم کے باب میں لکھا گیا ہے:**التحکیم ھوعبارۃ عن اتخاذالخصمین آخرحاکمابرضاھما:لفضل خصومتھماودعواھما(مجلۃ الاحکام العدلیۃ ،لجنۃمکونۃ من عدۃعلماء وفقھاء فی الخلافۃ العثمانیۃ**،طبع وسن ندارد،نورمحمدکارخانہ تجارت کتب آرام باغ،کراچی ،ج ۱،ص ۳۶۵)یعنی فریقین کااپنی رضامندی سے کسی تیسرے شخص کوتنازعہ کے فیصلے میں ثالث بناناتحکیم کہلاتا ہے۔

۲۴۔آدم خیل آفریدی تاریخ کے آئینے میں:ص ۱۳۸

۲۵۔**بدائع الصنائع علاء الدین ،ابوبکربن مسعودبن احمدالکاسانی الحنفی**،طبع دوم،۱۹۸۶ء دارالکتب العلمیۃ بیروت،ج ۶،ص ۵۴

۲۶۔المرجع السابق

۲۷۔فقہ حنفی کی مشہورمتن الھدایۃ میں حکم (ثالث)کے متعلق لکھا گیا ہے:**لانہ بمنزلۃ القاضی فیمابینھمافیشترط اھلیۃالقضاء(الھدایۃفی شرح بدایۃالمبتدی:**علی بن ابی بکربن عبدالجلیل الفرغانی المرغینانی ،ابوالحسن برھان الدین،تحقیق:طلال یوسف طبع وسن ندارد،داراحیاء التراث العرب،بیروت،لبنان ،ج ۳،ص ۱۰۸)یعنی ثالث کی حیثیت فریقین تنازعہ کے لئے بمنزلہ قاضی کے ہے لہذا اس میں اہلیت قضاء کاہوناشرط ہے۔تاہم یہاں اس دلچسپ فقہی بحث کاذکرکرنابھی مناسب ہے کہ فقہاء اربعہ میں سے امام شافعیؒ کاخیال ہے کہ منصب قضاء کے تمام شرائط اگرکسی میں پورے نہ ہوسکتے ہوں توان سے استغناء بھی ممکن ہے جب کہ باقی حضرات کے ہاں ثالث میں قاضی کے شرائط کاپایاجاناضروری ہے۔(مزیدتفصیل کے لیے ملاحظہ ہوالموسوعۃ الفقھیۃ،بحث التحکیم ص ۲۳۷)۔

۲۸۔جرگہ:ص ۱۸

۲۹۔امام رازیؒ نے آیت وان خفتم شقاق بینهمافابعثوا حكمامن اهله وحكمامن اهلهاان يريدااصلاحايوفق الله بينهماان الله كان عليماخبيرا (سورة النساء:۳۵) کی تفسیر میں لکھا ہے: والمغنى انه ان كانت نية الحكمين اصلاح ذات البين يوفق الله بين الزوجين یعنی آیت کا مقصد یہ ہے کہ اگر ثالثین کی نیت خالص ہو کر اصلاح کی ہو تو اللہ تعالی زوجین میں بھی موافقت پیدا کرے گا۔(مفاتیح الغیب یہ التفسیر الکبیر: ابوعبداللہ محمد بن عمر التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری (م:۶۰۶ھ)،طبع سوم، داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۰ھ ج۱۰،ص ۷۳)

۳۰۔اس کے لیے امام سرخسیؒ (م:۴۸۳ھ) کا بیان کردہ اسلامی تاریخ کا یہ واقعہ بطوراستشہاد کے پیش کیا جاسکتا ہے جوانہوں نے اپنی مشہور کتاب المبسوط میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شام کے قاضی کو بلایا جو کہ کم عمر تھے اور اس سے پوچھا: تم کس چیز پر فیصلہ کرتے ہو؟اس نے کہا: اللہ کی کتاب پر،فرمایا: اگر کتاب اللہ میں نہ ملے؟اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔اس واقعے سے معلوم ہوا کہ کم عمر جوان اگر عالم بالفقہ ہو تو اس کو قاضی بنایا جاسکتا ہے اور جب قاضی بن سکتا ہے تو حکم (ثالث) بطریق اولی بن سکتا ہے۔(المبسوط: محمد بن احمد بن ابی سھل شمس الائمہ السرخسی،بدون طبع،۱۹۹۳ء دارالمعرفۃ،بیروت،ج۱۶،ص ۶۷)

۳۱۔Towards Understanding jirga نوید احمد شنواری، (www.jirga.com,22.10.2015، ص ۲۲

۳۲۔حکم کے لیے قاضی کے شرائط کا ہونا ضروری ہے اور قاضی کے لیے علامہ کاسانیؒ (م:۵۸۷ھ) نے درجہ ذیل شرائط بیان کیے ہیں: الصلاحية للقضاء لهاشرائط منهاالعقل ومنهاالبلوغ ومنهاالاسلام ومنهاالحرية ومنهاالبصرومنهاالنطق ومنهاالسلامةعن حدالقذف (بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع،ج۷،ص۳) یعنی قضاء کے لیے درج ذیل شرائط ہیں: عقل،بلوغ،آزادی،قوت بصارت،قوت گویائی،حدقذف سے سلامتی۔

۳۳۔جرگہ ص۱۸تا۲۰

۳۴۔فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں حکم کا اپنے رشتہ داروں کے حق میں فیصلہ کرنے کے متعلق لکھا ہے: حكم الحاكم لابويه وزوجيه وولده باطل والمولى والحكم فيه سواء) الهدایہ: ج۳،ص۱۰۸) ترجمہ: حاکم کا فیصلہ اپنے والدین،اپنی زوجہ اور اپنی اولاد کے حق میں باطل ہے،مولی اور حکم کا بھی یہی حکم ہے۔

۳۵۔بدائع الصنائع،ج۷،ص۳۔

۳۶۔آدم خیل آفریدی تاریخ کے آئینے میں: ص۱۳۸

۳۷۔تحکیم کے لئے قضاء کی اہلیت شرط ہے اورخواتین کی اہلیت قضاء کے متعلق علامہ کاسانیؒ (م:۵۸۷ھ)البدائع الصنائع میں لکھتے ہیں:**واماالذکورةفلیست من شرط جوازالتقلیدفی الجملة:لان المراۃمن اھل الشھادات فی الجملة،الاانھالاتقضی بالحدودوالقصاص،لانه لاشھادةلھافی ذلک،واھلیةالقضاءتدورمعاھلیةالشھادة**(البدائع الصنائع:ج۷،ص۳)

ترجمہ:منصب قضاء کے لیے مردہونا شرط نہیں ہے چونکہ قضاء کی اہلیت کامدار اہلیت شہادت پر ہے اورعورت گواہی دینے کی اہلیت رکھتی ہے البتہ حدوداورقصاص میں گواہی دینے کی اہلیت نہ رکھنے کی وجہ سے ان میں فیصلہ بھی نہیں دے سکتی۔

۳۸۔پختون رابطہ:ص۲۱۔

۳۹۔فریقین کے مابین انصاف کے لیے حضرت عمرؓ نے ایک خط میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کولکھا تھا:**سوبین الناس فی مجلسک ووجھک وعدلک،حتی لایطمع شریف فی حیفک،ولاییاس ضعیف من عدلک** (ترتیب الامالی الخمیسیة،یحیی (المرشدباللہ)بن الحسین بن اسماعیل بن زیدالحسنی الشجری الجرجانی،طبع اول،۲۰۰۱ء دارالکتب العلمیة،بیروت،ج۲،رقم:۲۶۲۸،ص۳۲۶)ترجمہ:لوگوں کے مابین انصاف اورمساوات سے کام لوان کوبٹھانے میں ان کوتوجہ کرنے میں اوران کے ساتھ انصاف کرنے میں یہاں تک کہ شریف آدمی تجھ سے ظلم کی امیدنہ رکھے اورکمزورتیرے عدل وانصاف سے مایوس نہ ہوجائے۔

۴۰۔امام سرخسی رحمہ اللہ (م:۴۸۳ھ)نے فیصلہ کرنے والے کے آداب بیان کرتے ہوئے اپنی کتاب المبسوط میں لکھا ہے:

لاینبغی للقاضی فی مجلس القضاء ان یشتغل بالمشورة...لایشار احدالخصمین،لان ذلک یکسرقلب الخصم الاخرویلحق به تھمة المیل من حیث ان خصمه یظن انه فیمایشاربصابعه علی رشوة ولذلک لایشارغیرالخصمین فی مجلس القضاء(المبسوط:ج۱۶،ص۶۶)ترجمہ:قاضی کے لیے مجلس قضاء میں کسی فریق سے مشورے کرنامناسب نہیں۔اورنہ ہی فریقین میں سے کسی ایک کواشاروں کنایوں میں کچھ کہے گا کہ اس سے دوسرے کادل ٹوٹ جاتا ہے اورفیصلہ کرنے والے پرکسی ایک طرف میلان کی تہمت بھی آسکتی ہے اس لیے کہ دوسرافریق اس عمل سے رشوت کاگمان کرے گا اس بناء پرمجلس قضاء میں فریقین کےعلاوہ بھی کسی کواشاروں کنایوں میں کچھ نہ کہے۔

۴۱۔جرگہ:ص۲۲،۲۱۔

۴۲۔امام طبرانیؒ حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ کاقول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:**الرشوةفی الحکم**

کفر، وھی بین الناس سحت (المعجم الکبیر: سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی، ابوالقاسم الطبرانی تحقیق: حمدی بن عبدالمجید السلفی مکتبہ ابن تیمیہ، القاہرہ طبع دوم ج ۹، ص ۲۲۶) یعنی فیصلہ میں رشوت لینا کفر ہے جب کہ عام حالات میں لوگوں کے لیے لینا گناہ کبیرہ ہے۔

۴۳۔ امام مرغینانیؒ (م: ۵۹۳ھ) نے حکم کے فیصلے کے متعلق لکھا ہے: اذا حکم لزمهما لصدور حکمه عن ولایة علیهما (الھدایہ: ج ۳، ص ۱۰۸) یعنی حکم (ثالث) کا فیصلہ فریقین پر ماننا ضروری ہوتا ہے کہ فریقین نے ہی اس کو ولایت دی تھی۔

۴۴۔ پختون رابطہ: ص ۱۱۔

۴۵۔ حکم کے فیصلے کے متعلق صاحب ہدایہ (م: ۵۹۳ھ) لکھتے ہیں ویجوزان یسمع البینة ویقضی بالنکول و کذابالاقرار لانه حکم موافق للشرع (الھدایہ: ج ۳، ص ۱۰۸) یعنی حکم (ثالث) کے لیے گواہوں، قسم سے انکار اور اقرار تینوں صورتوں میں فیصلہ کرنا جائز ہے۔

۴۶۔ جرگہ: ص ۳۶ (بشکریہ علامہ محمد طفیل صاحب سہ ماہی المظاہر کوہاٹ)

رویتِ ہلال پر مراکشی عالم فلکیات کی تحقیقی کتاب

العزب الزلال فی معرفة رویة الهلال

اردو ترجمہ علامہ ظہیر احمد بھٹی .... ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ملنے کے پتے: مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی اور...... مکتبہ ضیاء القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور...... مکتبہ زاہدیہ فیصل آباد

کل عام وانتم بخیر

نیا سال 2018 مبارک ہو

☆

منجانب: مجلس ادارت ومشاورت مجلہ فقہ اسلامی کراچی

0333-2376985